فِردَوسی طُوسی

فارسی کے عظیم شاعر ابو القاسم فردوسی ، چوتھی صدی ہجری میں ایران کے مردم خیزقصبے طُوس میں پیداہُوئے - وہ اپنی شہرۂ آفاق مثنوی " شاہنامہ " کی بدولت زندۂ جاوید ہیں- یہ مثنوی سلطان محمود غزنوی کے عہد - (۳۸۷ھ ۴۲۱ھ) میں مکمّل ہُوئی- فارسی ادب کی تاریخ میں یہ زمانہ "عصرِ فردوسی" کے نام سے مشہور ہے- فردوسی نے "۴۱۱ھ بمطابق ۱۰۲۵ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی قصبے طُوس میں دفن ہُوئے -

شاہنامہ ساٹھ ہزار اشعار پرمشتمل ایک طویل مثنوی ہے- یہ ایران کی منظوم سیاسی اور معاشرتی تاریخ ہے-اس کا پہلا حِصّہ داستانی عناصر پرمشتمل ہے ، دوسرے حِصّے میں نیم تاریخی واقعات اور تیسرے حِصّے میں تاریخی حقائق بیان کِیے گئے ہیں- یہ بُنیادی طورپر ایک ایسی مثنوی ہے جِس میں میں جنگ وجدل کی داستانیں منظوم کی گئی ہیں لیکن اس میں جابجا ایسے اشعاربھی مِلتے ہیں جن کا موضوع ادب واخلاق ہے- اس اعتبارسے شاہنامہ کی اہمیّت دوچند ہوگئی ہے-

فرووسی کا کلام سلاست اور فصاحت وبلاغت کااعلیٰ نمونہ ہے- ہزارسال گزرجانے کے باوجود، شاہنامہ کی زبان موجودہ زمانے کی زبان معلوم ہوتی ہے - خوبصورت تشبیہات واستعارات اور دلنشین کنایات نے شاہنامہ کافنّی مرتبہ بہت بلند کر دیا ہے-قِصّہ گوئی اور داستان نویسی کے لیے جوڈرامائی اسلوبِ بیان ضروری ہوتاہے ، فردوسی نے اسے بھی ملحوظ رکھا ہے - ان خصوصیات نے شاہنامہ کو ایک عالمی اَدبی شاہکار بنا دیا ہے اور دُنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم ہوچکے ہیں-

☆☆☆

دانا ونادان

سُخَن چون برابر شود با خرد — روانِ سراینده رامش بَرَد
توچند انکه باشی سخنگوی باش — خردمند باش وجها نجوی باش
نگر تا چه کاری ، همان بدروی — سخن هر چه گویی ، همان بشنوی
دُرُشتی زِ کس نشنوی ، نرم گوی — سخن تا توانی به آزرم گوی
چو با مردِ دانات باشد نشست — زبردست گردد سرِ زیردست
ز گفتارِ دانا توانا شوی — بگویی ازآن سان کزو بشنوی
زِ نادان بنالد دلِ سنگ و کوه — ازیرا ندارد دبرِ کس شکوه

(شاهنامهٔ فردوسی)

فرہنگ

روان : رُوح

سراینده : (سرای+نده) کہنے والا۔

رامش : اطمینان وسکون۔

جہانجوی : (جہان+جُوی) دنیا کو تسخیر کرنے والا۔ دُنیا کو طلب کرنے والا۔

کاری : (کاشتن: بونا، مضارع: کارَد) تو بوتا ہے *ابوئے* گا۔

بدروی : (درودن:فصل کاٹنا،مضارع:درود)تو کاٹتاہے *اکاٹے* گا۔

دُرشتی : سختی۔ کھردرا پن۔

آزرم : نرمی،شرم وحیا۔

ازیرا : (از+این+را) اس لیے۔

برکس : کسی کے ہاں،کسی کے نزدیک۔

شکوه : شان وشوکت۔

تمرین

۱۔ چون سخن با خرد برابر شود چه می شود؟

۲۔ فردوسی سخنگو راچه توجیه کرده است؟

۳۔ آدم از گفتارِ دانا چه می شود؟

۴۔ دل سنگ وکوه ازچه کسی می نالد؟

۵۔ مرکّب اضافی اور مرکّب توصیفی الگ الگ لکھیے:

روانِ سراینده۔ مردِ دانا۔ گفتارِ دانا۔ سر زیردست۔ دل سنگ وکوه۔

۶۔ سخن گو(سخن+گو) اور خرد مند(خرد+مند) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔

۷۔ "دانا ونادان" کے اشعار میں آنے والے افعالِ امر لکھیے۔

☆☆☆